سوال

(38) مساجد کے افتتاح کے لئے مجلسوں کا اہتمام

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ہمارے ہاں جب کوئی نئی مسجد بنائی جاتی ہے۔ اور اس میں نماز شروع کرنے کا پروگرام بنتا ہے۔ تو اس کے لئے مختلف شہروں سے لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ افتتاح مسجد کی تقریب میں شریک ہوں۔ تو اس مقصد کے لئے لوگوں کے آنے کا کیا شرعی حکم ہے؟ کیا حدیث:

لاتشد الرحال الا الی ثلاثه مساجد (صحیح بخاری کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ ح :1189)

''تین مساجد کے علاوہ کسی طرف (تبرک کی غرض سے) سواریاں تیار کرکے (سامان سفر باندھ کے) مت جایا جائے۔''

کی روشنی میں یہ فعل حرام ہوگا۔ اور اگر ایس کرنا جائز ہے۔ تو جواز کی دلیل کیا ہے۔؟ کیا وہ حدیث جس میں یہ ہے کہ بعض صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی۔ کہ آپ ان کے گھر تشریف لاکر ایک کونے میں نماز پڑھیں تاکہ وہ اسے جائے نماز قرار دے لیں۔''اس عمل کے جواز کی دلیل بن سکتی ہے۔؟ اور کیا اس سلسلے میں قصہ مسجد ضرار سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہاں جانے کے محض قصدارادہ سے منع نہیں فرمایا بلکہ اس لئے منع کیا کہ اس مسجد کو ضرر اور کفر کے لئے بنایا گیا تھا۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مساجد کا افتتاح ان میں نماز پڑھنے اور ذکر الٰہی تلاوت قرآن مجید تسبیح و تحمید و تہلیل اور علوم شرعیہ کی تعلیم جیسے امور سے ہونا چاہیے۔ جو مسجد کے لئے باعث عظمت ورفعت شان ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فی بُیوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرفَعَ وَيُذكَرَ فيهَا اسمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فيها بِالغُدُوِّ وَالءاصالِ ﴿٣٦﴾ رِجالٌ لا تُلهيهِم تِجـٰرَةٌ وَلا بَيعٌ عَن ذِكرِ اللَّهِ وَإِقامِ الصَّلوٰةِ وَإيتاءِ الزَّكوٰةِ يَخافونَ يَومًا تَتَقَلَّبُ فيهِ القُلوبُ وَالأَبصـٰرُ ﴿٣٧﴾ لِيَجزِيَهُمُ اللَّهُ أَحسَنَ ما عَمِلوا وَيَزيدَهُم مِن فَضلِهِ وَاللَّهُ يَرزُقُ مَن يَشاءُ بِغَيرِ حِسابٍ ﴿٣٨﴾ ... سورة النور

''(وہ قندیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بلند کیے جایئں اور وہاں اللہ کا نام زکر کیا جائے۔ (اور) ان میں صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو اللہ کے زکر اور نماز پڑھنے اور ذکواۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے۔ نہ خرید وفروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جایئں گے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جایئں گی) ڈرتے ہیں تاکہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا

ہے۔"

اس طرح کے وعظ و نصیحت اور مشورے کے ساتھ رسول للہ ﷺ مساجد کو آباد فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور ائمہ ہدایت کا بھی یہی طرز عمل رہا اور سراسر خیر وبرکت اسی میں ہے۔ کے ان پاکباز لوگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مساجد کے افتتاح کےلئے انہی کی پیروی کریں۔ اور مسجدوں کو عبادات اوران کے ہم معنی شعائر اسلام سے آباد وشاد رکھیں۔ نبی کریم ﷺ سے اوانکی پیروی کرنے والے ائمہ ہدایٰ سے قطعا یہ ثابت نہیں کہ کبھی انہوں نے افتتاح مسجد کے موقع پر اس قسم کی تقریب کا اہتمام کیا ہو۔ اور لوگوں کو اس میں شرکت کی دعوت دی ہو۔ جس طرح آجکل لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ اور وہ مسجد کی تعمیر کی تکمیل ک موقع پر مختلف شہروں سے آکر تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر یہ عمل قابل ستائش ہوتا تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ اس کی طرف سبقت فرماتے۔ امت کےلئے اسے مسنون قرار دے دیتے۔ اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اور ائمہ ہدیٰ اس کی پیروی کرتے۔ اور اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہ یقیناً منقول بھی ہوتا۔ لہذا اس طرح کی محفلوں کا اہتمام درست نہیں۔ اس طرح کی محفل میں شرکت کی دعوت کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ مالی امداد کی صورت میں ان محفلوں کے انعقاد میں تعاون کرنا چاہیے۔ سراسر خیر وبھلائی اتباع سلف میں اور سراسر شر وبرائی ابتداع خلف میں ہے۔ یہ جو حدیث ہے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی۔ کے آپ ان کے گھر تشریف لائیں۔ اوران کے مکان میں ایک حصہ میں نماز پڑھیں۔ تاکہ وہ اسے اپنے نوافل وغیرہ کےلئے جائے نماز بنالیں۔ تو یہ مروجہ تقریب افتتاح مسجد کی قطعا دلیل نہیں بن سکتی۔ کیونکہ آپ ﷺ کو تقریب میں شرکت کےلئے نہیں بلکہ نماز کی عوت دی گئی تھی۔ آپ نے اس نماز کےلئے سفر بھی نہیں کیا۔ اور پھر سے محفل میں شرکت یا اس مسجد میں نماز کےلئے سفر اس حدیث کے عموم نہی میں داخل ہے۔ جس میں آپ نے تین معروف مساجد کے علاوہ دیگر مسجدوں کی طرف شد رحال (رخت سفر تیار) کرکے جانے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا اس نوع ایجادعادت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور مسجدوں کے معاملات میں بھی اسی عمل پر اکتفاء کرنا چاہیے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے عہد اور آپ کے تابعدار ائمہ ہدیٰ کے دور میں تھا۔ (وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم